حضرت مسیح موعود کی ایک تازہ تحریر

الہام کی فلاسفی

اپنی جماعت کے ایک دوست نے اپنے بعض الہامات اور پھر ان مین ایک وقت شیطانی دخل کا اور اپنی خوابون اور مکاشفات کا ذکر کرتے ہوئے ایک تحریر حضرت اقدس مسیح موعود کی خدمت مین بھیجی جس کے جواب مین حضرۃ اقدس نے ان کو ایک خط لکھا ہے۔ جس مین وضاحت کے ساتھ حضور نے بیان فرمایا ہے۔ کہ سچا الہام کن لوگون کو ہو سکتا ہے۔ عام فائدہ کے واسطے وہ خط شائع کیا جاتا ہے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مین نے یہ تمام خط پڑھ لیا ہے۔ مین اس بات سے انکار نہین کرتا۔ کہ انسان مکالمات الٰہیہ سے مشرف ہو سکتا ہے ہان مین یہ کہتا ہون کہ یہ بڑا مشکل امر ہے۔ جب تک انسان فنا کی حالت تک نہ پہنچے۔ اور وہ خدا کی سخت آزمائشون کے وقت صادق نہ ٹھہرے اور کئی موتین اس پر وارد نہ ہون اور کسی قسم کی تلخیان خدا کی راہ مین نہ اٹھا دے اور جب تک کہ ہر ایک قسم کی نفس پرستی اور عجب یا شہرت کی خواہش اس سے دور نہ ہو اور جب تک کہ سچی تبدیلی اس مین پیدا نہ ہو اور جب تک کہ خدا کی رضا جوئی کے نیچے ایسا محو نہ ہو کہ کچھ بھی نہ رہے اور جب تک کہ وہ خدا کو وہ استقامت نہ دکھاوے کہ بارش کی طرح اس پر بلائین برسیں اور وہ صابر رہے اور جب تک کہ اس کا حقیقی تعلق خدا سے نہ ہو جاوے۔ کہ تمام نفسانی پر و بال جھڑ جاوین اور تمام سفلی خواہشین جل جاوین اور جب تک کہ نفس لوامہ کا جنگ ختم نہ ہو جائے اور جب تک یہ آگ اس مین پیدا نہ ہو۔ کہ وہ خدا کی رضا کو اپنی تمام اور کامل مراد بناوے اور دوسری تمام مرادین درحقیقت معدوم ہو جاوین اور جب تک کہ ایک تپش اور خلش لازمی طور پر خدا کی محبت مین اس کے سینے مین پیدا نہ ہو جائے اور جب تک کہ وہ درحقیقت خدا کے لئے ذبح نہ ہو جائے اور جب تک کہ اس کی ہستی پر ایک بھاری انقلاب نہ آوے اور جب تک کہ وہ خدا کے مقابل پر سخت امتحانون کے وقت اور اس کے جلال ظاہر کرنے کے لئے ہر ایک لحظہ مین اور ہر ایک حالت مین فدا ہونے کیلئے طیار نہ ہو اور جب تک کہ ریا کی تمام جڑین اور عجب کی تمام جڑین اور نفسانی غضب کی تمام جڑین اور نفسانی حسد کی تمام جڑین اور نفسانی خودنمائی کی تمام جڑین اس کے دل سے بکلی دور نہ ہو جاوین اور جب تک کہ خدا کی ہیبت ایسے زور سے اس پر اثر نہ کرے کہ دوسرے تمام وجود ایک مرے ہوئے کیڑے کی طرح محسوس ہون نہ ان کی ستائش سے خوش ہو نہ ان کی مذمت سے رنج پہونچے اور جب تک کہ ایک سچی اور پاک قربانی اپنے تمام وجود اور تمام قوتون کی خدا کے سامنے پیش نہ کرے اور جب تک کہ معمولی روح سے بلکہ اس کے ساتھ زندہ ہو۔ اور جب تک کہ اس کے لئے ہر ایک تباہی اپنے ہاتھ سے کرنے کے لئے طیار نہ ہو اور جب تک سچی اور کامل محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس مین پیدا نہ ہو اور جب تک کہ وہ سچے اور کامل طور پر اعلاء کلمۃ الاسلام پر عاشق نہ ہو تب تک ہرگز ہرگز مکالمات الٰہیہ سے مشرف نہین ہو سکتا اسی کی طرف خدا تعالیٰ نے ان دو مختصر لفظون مین اشارہ فرمایا ہے۔ قد افلح من زکّٰھا وقد خاب من دسّٰھا۔ ایسے لوگون کی دماغی بناوٹ بھی ایک خاص ہوتی ہے۔ جس قدر ان پر غم پڑتے ہین اور جس قدر وہ متواتر نہایت سنگین امتحانون کے ساتھ آزمائے جاتے ہین اور ایک لمبا سلسلہ ناکامی کا دیکھنا پڑتا ہے اور کسی شخص کا دل اور دماغ ایسا نہین ہوتا۔ اور اگر ان کے سلسل غمون مین سے کچھ تھوڑا غم بھی دوسرے پر پڑے تو یا تو وہ مرجاتا ہے اور یا دیوانہ ہو جاتا ہے۔ پس مکالمات الٰہیہ کی اپنی نفس سے خواہش نہین ظاہر کرنی چاہیئے خواہش کرنے کے وقت شیطان کو موقعہ ملتا ہے اور ہلاک کرنا چاہتا ہے بلکہ اپنا مدعا اور مقصود ہمیشہ یہ ہونا چاہیئے۔ کہ خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق تزکیہ نفس حاصل ہو اور اس کی مرضی کے موافق تقوےٰ حاصل ہو اور کچھ ایسے اعمال حسنہ میسر آجاوین کہ وہ راضی ہو جائے۔ پس جس وقت وہ راضی ہوگا تب اسوقت ایسے شخص کو اپنے مکالمات سے مشرف کرنا اگر اس کی حکمت اور مصلحت تقاضا کرے گی۔ تو وہ خود عطا کر دے گا۔ اصل مقصود اس کو ہرگز نہین ٹھہرانا چاہئے کہ یہی ہلاکت کی جڑ ہے بلکہ اصل مقصود یہی ہونا چاہیئے۔ کہ قرآن شریف کی تعلیم کے موافق احکام الٰہی پر پابندی نصیب ہو اور تزکیہ نفس حاصل ہو اور خدا تعالیٰ کی محبت اور عظمت دل مین بیٹھ جائے اور گناہ سے نفرت ہو۔ خدا نے بھی یہی دعا سکھائی ہے کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم۔ پس اس جگہ خدا نے یہ نہین فرمایا۔ کہ تم یہ دعا کرو کہ ہمین الہام ہو بلکہ یہ فرمایا ہے۔ کہ تم یہ دعا کرو۔ کہ راہ راست ہمین نصیب ہو۔ ان لوگون کے راہ جو آخر کار خدا تعالیٰ کے انعام سے مشرف ہو گئے۔ بندہ کو اس سے کیا مطلب ہے۔ کہ وہ الہام کا خواہشمند ہو اور نہ بندہ کی اس مین کچھ فضیلت ہے۔ بلکہ یہ تو خدا تعالیٰ کا فعل ہے نہ بندہ کا کوئی عمل صالح تا اس پر اجر کی توقع ہو اور پھر جبکہ انسان کے ساتھ یہ آفتین بھی لگی ہوئی ہین۔ کہ کبھی حدیث النفس مین مبتلا ہو جاتا ہے اور اسی کو الہام سمجھنے لگتا ہے اور کبھی شیطان کے پنجہ مین پھنس جاتا ہے اور اسی کو الہام سمجھنے لگتا ہے۔ پس کس قدر یہ خطرناک راہ ہے۔ بغیر خدا کی زبردست شہادتون کے ایسے الہام کب قبول کے لائق ہین۔ سخت بدقسمت وہ لوگ ہوتے ہین۔ کہ کبھی اپنی حالت کا مطالعہ نہین کرتے کہ کن کن باتون مین وہ خدا کے نزدیک پاس یافتہ ٹھہر سکتے ہین اور کن کن آزمائشون کے بعد ان کا صدق خدا کے نزدیک ثابت ہو سکتا ہے۔ ان سخت گھاٹیون کے طے کرنے سے پہلے ہی الہام کے خواہشمند ہو جاتے ہین اس سے پرہیز کرنا چاہیئے اور توبہ اور استغفار مین مشغول ہونا چاہیئے۔ الہام بغیر پورے تقویٰ اور پوری جان فشانی اور پوری محویت کے طلب تہی ہے اور سخت خطرناک اور زہر قاتل ہے۔ انسان جس سے قریب ہوتا ہے اسی کی آواز سنتا ہے۔ پس پہلے خدا سے قریب ہو جاؤ۔ اور شیطان سے دور۔ تا خدا کی آواز سنو۔

خاکسار مرزا غلام احمد